حکومت پاکستان

تجارتی پالیسی

۲۰۰۴-۰۵

تقریر

جناب ہمایوں اختر خان

وزیر تجارت

۲۲ جولائی ۲۰۰۴

خواتین وحضرات!

السلام علیکم!

میرے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ میں مالی سال 2004-05 کے لئے تجارتی پالیسی پیش کر رہا ہوں۔ 2002 میں ہماری حکومت کے قیام کے بعد یہ اعزاز مجھے دوسری بار حاصل ہوا ہے۔

۲۔ پاکستان کی مقصود رفتار نمو(desired rate of growth) کے حصول کے لئے حکومت پر لازم ہے کہ مناسب اور ہم آہنگ اقتصادی پالیسیوں پر عمل پیرا رہے۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ صدر مشرف نے 1999 میں اپنی حکومت کے آغاز سے ہی اقتصادی بحالی(economic revival) کو بے حد مقدم گردانا اور پیش بین اصلاحی ایجنڈے(forward looking reform agenda) کی ابتدا کی۔ صدر کے وضع کردہ اقتصادی اصلاحی ایجنڈے نے یقیناً گزشتہ 5 سالوں میں اقتصادی پالیسیوں کی رہنمائی کی۔ اس صحیح رہنمائی اور ہم آہنگ پالیسی کی بدولت پاکستان کے معاشی اشارئے (economic indicators) بشمول برآمدات ہمیشہ سے زیادہ بہتر ہیں۔

برآمدات 2003-04 کا جائزہ

۳۔ 1982 تا 2003 عالمی تجارت میں 397 فیصد اضافہ ہوا جو 7.482 ٹریلین ڈالر تھا۔ اسی عرصہ کے دوران پاکستان کی برآمدت میں 496 فیصد یعنی 0.13 فیصد سے 0.16 فیصد اضافہ ہوا اور عالمی تجارت میں پاکستان کے حصے میں 23 فیصد اضافہ ہوا۔ پاکستان نے عالمی تجارت کی شرح نمو سے 22 فیصد سے زائد برآمدت میں اضافہ کر کے بڑی کامیابی حاصل کی ہے 2003-04 کے دوران 12,273.5 ملین

ڈالر کی برآمدات ہوئیں۔ اضافہ کی شرح 10 فیصد اور بجٹ کے ہدف کی مقررہ حد 12.1 ارب ڈالر تھی۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران ہماری برآمدات میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ 2000-1999 کے مقابلے میں برآمدات میں اضافہ 43 فیصد ہوا۔ پاکستان کو جو سماجی۔ اقتصادی چیلنج درپیش آئے ان کے پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ اضافہ تسلی بخش ہے۔ اس ہدف کے حصول پر پاکستان کے عوام اور ہماری تاجر برادری مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ان کی محنت اور خلوص کے بغیر یہ اضافہ ناممکن تھا۔

<u>شعبہ جاتی جائزہ، بنیادی مصنوعات (روائتی)</u>

۴۔ ٹیکسٹائل اور گارمنٹس کی برآمدات 8.302 ارب ڈالر تھیں۔ یہ کل برآمدات کا 68 فیصد اور اضافہ 844 ملین ڈالر یا 03-2002 سے 11.3 فیصد ہے۔ پاکستان کی برآمدات میں ٹیکسٹائل اور گارمنٹس کے شعبے کا حصہ 1.113 ارب ڈالر یا 75.8 فیصد ہے۔ نٹ وئیر (knitwear)، بیڈ وئیر (bedwear)، کاٹن یارن (cotton yarn) اور ریڈی میڈ گارمنٹس (readymade garments) کی برآمدات ہر ایک میں ایک ارب ڈالر سے زیادہ کی رہیں۔ باقی بنیادی مصنوعات میں برآمدات 2.353 ارب ڈالر تھیں جو ہماری کل برآمدات کا 19.2 فیصد ہے اور اضافہ 99 ملین ڈالر یا 4.03 فیصد ہے۔ ہماری قومی آمدنی میں اس کا حصہ 8 فیصد ہے۔ چاول 627 ملین ڈالر اور پٹرولیم مصنوعات 284 ملین ڈالر کی برآمد کی گئیں اور دونوں میں اضافہ گزشتہ سال کے مقابلے میں بالترتیب 12.9 فیصد اور 14.3 فیصد۔ دیگر روائتی شعبہ میں کمی یا تنزل ہوا۔ چمڑے اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمد 723 ملین ڈالر، اضافہ 4 فیصد، مولاسز (mollasses) 48 ملین ڈالر، اضافہ 4.7 فیصد، قالین 223 ملین ڈالر، اضافہ 0.2 فیصد، کھیلوں کا سامان 310 ملین ڈالر، کمی 7.7 فیصد سرجیکل آلات 124 ملین ڈالر، کمی 17.3 فیصد ٹیکسٹائل اور گارمنٹس کے علاوہ دیگر روائتی مصنوعات کی برآمد میں معمولی اضافہ یا کمی ہوئی یہ ایک تشویش کی بات ہے کیونکہ ان مصنوعات کا حصہ ہماری برآمدت میں 19.2 فیصد ہے۔

ترقیاتی کیٹگریز (developmental categories) اور تمام دیگر (غیر روائتی)

۵۔ امریکہ کو اس زمرہ کی اشیاء کی برآمد 1.618 ارب ڈالر تھیں جو ہماری کل برآمدات کا 13.2 فیصد ہے۔ان برآمدات میں اضافہ 178 ملین ڈالر یا 12.4 فیصد رہا۔گزشتہ سال برآمدات 130 ملین ڈالر اور اس سال صرف 6 ملین ڈالر رہ گئیں۔ ان اعداد میں بہت زیادہ ردوبدل گندم کی وجہ سے ہوا۔ ہماری غیر روائتی مصنوعات کی برآمد میں 1.612 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 302 ملین یا 23 فیصد زیادہ ہیں۔اس طرح غیر روائتی مصنوعات کی برآمد میں اضافہ پاکستان کی کل برآمدات میں اضافے سے 130 فیصد زیادہ ہے۔بہر حال بنیاد وسیع نہیں ہے۔

٦۔ سال 1999 تا 2003 عالمی تجارت میں 1.774 ٹریلین ڈالر کا اضافہ ہوا جو 31 فیصد رہا۔اسی عرصہ کے دوران پاکستان کی برآمدات میں 43 فیصد اضافہ ہوا جس سے دنیا کی تجارت میں پاکستان کا حصہ بہتر نظر آیا ہے۔مقابلتاً بھارت کی برآمدات میں 53 فیصد،سنگاپور کی تجارت میں 26 فیصد، ملائشیا کی تجارت میں 19 فیصد، انڈونیشیا کی تجارت میں 25 فیصد ،یو اے ای کی تجارت میں 5 فیصد، فلپائن کی تجارت میں 1 فیصد، ویت نام کی تجارت میں 70 فیصد، ایران کی تجارت میں 59 فیصد، بنگلہ دیش کی تجارت میں 25 فیصد، سری لنکا کی تجارت میں 10 فیصد اور اردن کی تجارت میں 64 فیصد اضافہ ہوا۔

۷۔ برآمدات میں ایک نمایاں کامیابی حاصل کر لی گئی ہے پھر بھی 12.3 ارب ڈالر کی برآمدات کا ہدف حاصل کرنے کے باوجود برآمدات میں اضافے کے مواقع موجود ہیں۔ پاکستان کو درمیانی مدت میں ایک بڑے اضافے کو اپنا مقصد بنانا چاہئے سوال یہ ہے کہ یہ بڑا اضافہ کیسے حاصل کیا جائے۔95 ارب ڈالر کے GDP میں برآمدات کا حصہ صرف 13 فیصد ہے۔اگر ہم آئندہ پانچ سالوں میں 150 ارب ڈالر GDP 10 فیصد سالانہ شرح نمو کی بنیاد پر حاصل کر لیں اور اس میں برآمدات کا حصہ 25 سے 30 ارب ڈالر ہو تو یہ ایک بڑا اضافہ تصور کیا جائے گا۔اس طرح برآمدات کی شرح نمو 15 سے 20 فیصد ہوگی۔جو کہ پاکستان کا قابل حصول مقصد ہونا چاہئے۔

۸۔ میں یہ بھی آپ کو ضرور بتانا چاہوں گا کہ جہاں ہماری برآمدات بڑھی ہیں وہاں درآمدات کی مالیت بھی ہمارے ہدف 12.8 ارب ڈالر سے 20.9 فیصد بڑھ گئی ہے۔نتیجتاً تجارتی خسارہ 3.199 ارب ڈالر ہو گیا ہے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہے تاہم اس اضافے کی بنیادی وجوہات کافی حوصلہ افزا ہیں ۔ یہ بڑا اضافہ مشینری ،کیمکلز (chemicals) اور دھاتوں (metal) کی درآمدات میں ہوا ہے ۔ درآمدات کی ان اقسام سے اندازہ ہوتا ہے کہ بارآور سرمایہ کاری(productive investment) اوراقتصادی پیداواری سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جو کہ گزشتہ 5 سالوں میں پالیسی انوائرمنٹ(policy environment) میں بہتری کی بنیاد پر ہوا ہے صنعتی مشینری اورخام مال کی درآمد میں اضافہ صنعتی سرگرمیوں کا سبب بنتا ہےاورنتیجتاً روزگار میں اضافے اورغربت میں کمی جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۹۔ آج کے دور کے عالمی تجارتی ماحول میں معیشتیں تنہا کام نہیں کرسکتی لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ ایک بین الاقوامی طریقہ کار ہونا چاہیے جو کہ اجتماعی فائدے کے لئے کام کرے۔اس طرح کا نظام جاری ہونا چاہیے جو قاعدے کے مطابق ہو اور تمام مما لک کی ترقی کی درجہ بندی کے بغیر تحفظات فراہم کرتا ہو۔عالمی تجارتی تنظیم (WTO) ایسا نظام پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو نہ صرف قواعد کے مطابق ہو بلکہ اس میں فیصلے بھی اجتماعی رضامندی سے ہوں۔

۱۰۔ WTO 1995 میں وجود میں آیا اور اپنا کام شروع کیا۔ پاکستان اس ادارے کا اس کے آغاز یعنی1995 سے ہی ممبر ہے اوراس کے قانونی تقاضوں کی پابندی مختلف تجارتی معاہدوں (Trade Agreements) کے ذریعے کر رہا ہے اس سلسلے میں میں دوبارہ یہ کہوں گا کہ اس عام خیال کے برعکس WTO کا عمل دخل 2005 سے نہیں بلکہ یہ تو پہلے سے ہی عمل پذیر ہے۔

۱۱۔ تاہم 2005 کے سال کو پاکستان کے نقطہ نظر سے اہمیت اس لئے حاصل ہے کہ یکم جنوری 2005 سے ٹیکسٹائل ایکسپورٹ کوٹہ (textile export quota) کے بقایا حصے کی WTO کے معاہدے کے مطابق درجہ بندی کی جائے گی۔ ٹیکسٹائل کوٹہ کا خاتمہ کافی عرصے سے ہمارا مقصد رہا ہے کیونکہ اس شعبے میں ہم ترجیحی طور پر فائدے میں ہیں۔ پاکستان کی ٹیکسٹائل صنعت حکومت پاکستان کے تعاون سے اچھی خاصی سرمایہ کاری کی تیاری کر رہی ہے تا کہ ٹیکسٹائل کوٹہ کا دور ختم ہونے پر نئی منڈیوں تک رسائی کے مواقع حاصل ہوسکیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ پاکستان کو ٹیکسٹائل کوٹہ ختم ہو جانے سے فائدہ ہوگا۔

۱۲۔ چونکہ پاکستان کی اقتصادیات اور تجارت میں ٹیکسٹائل کا ایک اہم اور بڑا حصہ ہے اس لئے میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے اس شعبے کے لئے کچھ مخصوص امدادی اقدامات کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

(الف) سپننگ (Spinning) کے شعبے میں لاگت کم کرنے کے لئے Ginned Cotton پر سے سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔

(ب) Cotton Waste کی درآمد پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے تا کہ تولئے کی صنعت کو مدد مل سکے۔

(پ) تقریباً ہر قسم کی استعمال شدہ ٹیکسٹائل مشینری اور آلات پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے تا کہ اس شعبے کی پیداوار کو تیز رفتاری سے بڑھایا جاسکے۔

(ت) Garment Cities قائم کی جارہی ہیں تا کہ ویلیوایڈڈ (Value added) پیداوار اور برآمد میں اضافہ کیا جاسکے۔

۱۳۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ WTO کے نظام میں اور عالمی تجارتی ماحول میں بہتری کے لئے بات چیت جاری ہے۔ یہ بات چیت (Doha Development Agenda) کہلاتی ہے۔ پاکستان اس بات چیت کے ذریعے یقین دہانی لینا چاہتا ہے کہ اس نظام کا حاصل بہتر ترقی اور ہمارے معاشی نظام کے قریب ترین ہو۔ اس اہم بات چیت میں مثلاً آزاد زرعی تجارت میں پاکستان دوسرے

ترقی پذیر ممالک کے ساتھ مل کر ترقی یافتہ ممالک پر زور دے رہا ہے کہ زرعی محصولات (agricultural tariffs) میں زیادہ سے زیادہ کمی کریں اور خاص طور پر سبسڈی (subsidy) کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے زرعی شعبے کے لئے بے حد سودمند ثابت ہوگا۔ جس کی ہماری معیشت میں ایک اہم حیثیت ہے۔ اوراس کے ساتھ ہم اپنے غیر محفوظ کسانوں کو سستی زرعی اشیاء کی درآمدات سے تحفظ کو یقینی بنانے سے بخوبی آگاہ ہیں۔ لہذا ہم نے ترقی پذیر ممالک کے گروپ کا ساتھ دیا ہے جو کہ ایک مخصوص تحفظ کے طریقہ کار کا مطالبہ کر رہے ہیں جو اس قسم کے حالات سے نمٹے۔

۱۴۔ غیر زرعی شعبہ (non-agricultural sector) میں پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک مزید آزادی (liberalization) چاہتے ہیں بشرطیکہ ان کے مفادات کا تحفظ کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ترقی یافتہ ممالک اپنے بلا جواز غیر محصولاتی رکاوٹوں (non-tariff barriers) کو ختم کریں گے خصوصاً ٹیکسٹائل جیسے Labour -intensive شعبے میں، اور اس طرح یہ ممالک ترقی پذیر ممالک کی برآمدات کو مارکیٹ تک موثر رسائی فراہم کریں گے۔ ان مذاکرات کی ایک اہم شرط یہ ہے کہ ترقی پذیر ملکوں میں تجارتی آزادی (trade liberalization) کی حدود اور رفتار ترقی یافتہ ملکوں کی نسبت کم ہوگی اور ان کی استعداد کے مطابق ہوگی، تاکہ اس عمل میں ان کی معیشتوں کو نقصان نہ پہنچے۔ پاکستان نے اپنے اقتصادی اصلاحات کے ایجنڈے کے تحت اپنے محصولاتی اور غیر محصولاتی رکاوٹوں tariff and non-tariff barriers)) کو پہلے ہی کافی کم کر لیا ہے۔ اس لئے چند سال پہلے دوحا ترقیاتی ایجنڈا (Doha Development Agenda) کے تحت کئے گئے نئے معاہدوں کے تناظر میں ہمیں مستقبل میں اپنے موجودہ تجارتی محصولات میں کسی بڑی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

۱۵۔ عوام کی طرف سے اس تشویش کا اظہار ہوتا ہے کہ آیا حکومت WTO نظام میں موجود مواقع سے فائدہ اٹھانے اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے مناسب تیاریاں کر رہی ہے۔ اس موضوع پر میں

آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری تجارتی پالیسی اس تناظر میں بنائی گئی ہے کہ ملک میں کاروبار کی لاگت کو کم کیا جائے اور صنعتوں کی صلاحیت کو بڑھایا جائے تا کہ وہ عالمی منڈی میں برقرار رکھنے کی بنیاد پر مقابلہ کر سکیں۔ تاہم WTO کے نظام کے بارے میں عوام کو زیادہ معلومات فراہم کرتے رہنے کی ضرورت ہے تا کہ WTO کے بارے میں عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ میں نے ادارہ فروغ برآمدات(Export Promotion Bureau) کو یہ ذمہ داری تفویض کی ہے کہ اس سلسلے میں وزارت تجارت اور دیگر وزارتوں کی طرف سے کی گئی کاوشوں کو آگے بڑھائے اور WTO کے بارے میں عوامی شعور اجاگر کرنے کی باقاعدہ مہم کا آغاز کرے۔

۱۶۔ پاکستان کے تناظر میں ہماری برآمدات کی مارکیٹ تک رسائی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ WTO میں مذاکرات کے ذریعے عالمی تجارت میں مزید آزادی (Liberalization) اس طرح حاصل کی جائے جو ہمارے مفاد میں ہو۔ تاہم WTO کے مذاکرات کی رفتار سست ہوتی ہے اور اس لئے تمام ممالک زیادہ سے زیادہ ممکنہ علاقائی اور دوطرفہ ترجیحی تجارت کے معاہدات Bilatral preferential (trade agreements) مکمل کرنا چاہتے ہیں جو کہ مسئلہ کا وقتی حل ہے۔ اس رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان نے بھی اس سلسلے میں اپنی کوشش تیز کر دی ہے اور جولائی 2003 میں پاکستان نے ECO ممالک کے ساتھ ترجیحی معاہدے Agreement (ECOTA) with ECO Countries Preferential Trade پر دستخط کئے اور جنوری 2004 میں اس کے علاوہ 6 سارک ممالک کے ساتھ South Asia Free Trade Agreement(SAFTA) پر دستخط کئے۔

۱۷۔ دوطرفہ تجارت کے سلسلے میں پاکستان نے چین کے ساتھ نومبر 2003 میں ترجیحی تجارت کے معاہدہ(Preferential Trade Agreement) پر دستخط کئے امریکی منڈی تک رسائی میں بہتری کے لئے ہم امریکہ کے ساتھ ایسا ہی معاہدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں پہلے قدم کے

طور پر ہم نے امریکہ سے تجارتی اور سرمایہ کاری کے معاہدہ Trade & Investment Framework Agreement (TIFA) پر دستخط کئے ہیں ۔ سری لنکا ، بنگلہ دیش ،ایران، ترکی ، انڈونیشیا، کینیا، تھائی لینڈ ، کاذغستان ، لاؤس اور اس کے علاوہ D-8 اور OIC مما لک سے بھی ہم اسی قسم کے معاہدوں کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

۱۸۔ یورپین یونین کے ساتھ ہماری معاشی تعاون (economic cooperation) کی ایک لمبی تاریخ ہے جو کہ ہمارا سب سے بڑا تجارتی ساتھی(trade Partner) ہے۔ پاکستان/یورپین یونین کے تعلقات ایک تعاون کے سمجھوتے کے باعث بنے ہیں۔ موجودہ تھرڈ جنریشن ایگریمنٹ (Third Generation Agreement) پر گزشتہ کئی سالوں سے عمل نہیں ہوا۔گزشتہ سال یورپین پارلیمنٹ نے اس معاہدے کی توثیق کی جس کے نتیجے میں پاکستان اور یورپین یونین میں معاشی تعاون کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔اس تعاون میں پاکستان کی برآمدات بڑھانے کی صلاحیت کیلئے یورپین یونین کے مالی تعاون کے کئی منصوبے شامل ہیں۔

۱۹۔ جیسا کہ ہم نے اپنی درآمدی پالیسی میں آزاد ماحول پیدا کیا ہے جو کہ ہماری بین الاقوامی معاہدوں کی بنا پر ہے یا ہماری اپنی اصلاحات کا حصہ ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس مستحکم نظام ہو تا کہ ہم اپنی صنعت کو غیر معیاری مقابلے سے محفوظ رکھ سکیں اس طرح کے مسئلے dumping یا پھر غیر ملکی حکومتوں کی طرف سے سبسڈی (subsidy) دینے سے پیدا ہوتے ہیں National Tariff Commission ملک کا مخصوص ادارہ ہے جو اس قسم کے حالات سے نمٹنے کے لئے اپنی پالسیاں بناتا ہے۔لہذا اس سلسلے میں کچھ cases میں anti dumping duties عائد کیں ہیں اس کے علاوہ NTC کا کام کاروباری حضرات کو اس سلسلے میں معلومات فراہم کرنا اور برآمد کنندگان کو دوسرے ملکوں کے Trade defence laws کے بارے میں مشورے دینا بھی ہے۔اس چیز کو اہمیت دیتے ہوئے اس ادارے کی استعداد کار بڑھائی جارہی ہے۔

۲۰۔ آج میں انٹیلیکچول پراپرٹی رائٹس(Intellectual Property Rights) کے تحفظ کا تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ میں اہمیت کا خصوصی ذکر کرنا چاہوں گا۔حکومت پاکستان (Intellectual Property Rights) کے تحفظ کی اپنی عالمی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہے اور اپنی استعداد کو بہتر کرنے کے لئے مسلسل کوشش کر رہی ہے علاوہ ازیں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تحفظ مقامی جدت (innovation)، تخلیق (creativity) اور تحقیق(research) کے لئے ضروری ہے۔بہتر تحفظ بیرونی سرمایہ کاروں کو سکون اور ترغیب مہیا کرتا ہے جو پاکستان میں High Tech میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں۔آپ کی حکومت آنے والے دنوں میں اپنے معاشی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے قوانین کو لاگو کرنے کے معیار میں بہتری لا رہی ہے۔

گزشتہ سال کی تجارتی پالیسی کے اقدامات

۲۱۔ ہماری گزشتہ سال کی تجارتی پالیسی میں نئے اقدامات کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا جن میں سے کچھ اقدامات trend setters تھے تا کہ نئے مواقع تلاش ہوسکیں۔ یہ ایک باعث تقویت بات ہے کہ دوسرے مرکزی اور صوبائی اداروں اس عمل پر اعتماد کیا اور ان اقدامات پر عمل پیرا ہیں۔ میں اس حوالے سے وزارت صنعت کی بھرپور کوششوں سے کراچی میں Textile City اور حکومت پنجاب کے فیصل آباد اور لاہور کے قریب سندر کے مقام پر Garment City بنانے کے فیصلے کی خصوصی طور پر تعریف کرتا ہوں۔

۲۲۔ 2003-04 کی تجارتی پالیسی کے نتیجے میں بننے والے منصوبوں کے لئے سرمایہ سٹیٹ بنک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) خاص شرائط اور special long-term fixed markup پر دے گا۔ اس سکیم کے تحت SMEs کو آسان شرائط پر 5 سے 7.5 فیصد شرح پر 2 سے ساڑھے سات سال کے عرصے کے لئے قرضہ مہیا کیا جارہا ہے۔

۲۳۔ برآمدی اشیاء اور منڈیوں کا پھیلاؤ(diversification) ہماری تجارتی پالیسی کا ایک اہم ہدف ہے اس لئے برآمدکنندگان کو غیر روائتی اشیاء کی برآمد اور نئی منڈیوں کی تلاش پر 25 فیصد

(freight subsidy incentive) دیا گیا تھا۔ یہ سبسڈی ان اشیاء پر دی گئی تھی جن کی سالانہ برآمدات 5 ملین امریکی ڈالر سے کم تھیں یا ان منڈیوں پر جہاں پر پاکستان کی مجموعی برآمدات 10 ملین ڈالر سے کم تھیں۔ اس اقدام کے نتیجے میں اہل (eligible) ممالک کو ہماری برآمدات میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

۲۴۔ پاکستان کو ٹیکسٹائل (Textiles) کی برآمدات میں ایک بڑے ہدف (quantum leap) کو حاصل کرنے کے لئے آلودگی سے محفوظ contamination free روئی کی ضرورت ہے۔اس ضمن میں ginning سیکٹر کے مسائل پر مرکوز تحقیق (targeted research) اور متعلقہ افراد اور اداروں کی معلومات میں اضافے (creation of awarness) کی ضرورت ہے ۔اسی سلسلے میں پاکستان کاٹن جنرز ایسوسی ایشن (Cotton Ginniners Association) کے تعاون سے ملتان میں ایک کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ (Cotton Research Institute) قائم کیا جا رہا ہے۔انسٹیٹیوٹ کے لئے زمین کی نشاندھی اور feasibility رپورٹ مکمل ہو چکے ہیں اور ان کی بنیاد پر Export Development Fund سے مطلوبہ رقم کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

۲۵۔ قیمتی پتھروں اور زیورات کی برآمد ایک نیا سیکٹر ہے جس میں بڑے مواقع موجود ہیں۔اس سیکٹر کو مدد دینے کے لئے کراچی کے مجوزہ Dazzle پارک میں ایک Gold Assaying/ Hall Marking Facility قائم کی جا رہی ہے۔اس سلسلے میں تمام بنیادی کام مکمل ہو گیا اور Export Development Fund سے رقم کا انتظام بھی کیا جا چکا ہے۔

۲۶۔ ماہی پروری کا شعبہ اور خاص طور پر جھینگے کی افزائش خصوصی ترجیح حاصل کر رہا ہے۔اس کوشش میں ہماری شریک حکومت سندھ پہلے ہی ساحلی علاقے میں 20,000 ایکڑ اراضی مختص کر چکی ہے اور اس سلسلے میں ماہرین کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں جو جھینگے کی افزائش کی hatcheries کے قیام اور دیگر جدید فنی افزائشی سہولتوں میں مدد دیں گے۔

۲۷۔ زرعی پیداوار کی برآمد بھی ہماری توجہ کا خاص مرکز ہے اور اس شعبہ میں ہمارے پاس بہت کی مواقع موجود ہیں خصوصاً سیب کا معیار بہتر بنانے کا پلانٹ کوئٹہ اور کھجور بہتر بنانے کے پلانٹس خیر پور، تربت اور ڈی۔آئی خان میں ہارٹیکلچر ڈویلپمنٹ بورڈ (Horticulture Development Board) کے ذریعے قائم کئے جا رہے ہیں ان کے علاوہ مخصوص سہولتوں سے آراستہ زرعی پروسسنگ زون میر پور خاص، سالام، ملتان اور رسالپور میں بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔

۲۸۔ کراچی، لاہور اور فیصل آباد میں گارمنٹ سٹیز (garment cities) کا قیام اس سلسلے کے آغاز کا پہلا قدم ہے اور اس مقصد کے لئے Export Development Fund سے 1.42 ارب روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ مزید برآں لاہور کے منصوبے کے لئے زمین تلاش کر لی گئی ہے اور اس کے حصول کا کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں دو جگہوں کا کراچی میں اور تین کا فیصل آباد میں ابتدائی انتخاب کیا گیا ہے۔ جبکہ ان میں سے زیادہ موزوں جگہوں کا حتمی انتخاب جلد کر لیا جائے گا تا کہ یہ سہولتیں مستقبل قریب میں فراہم ہو سکیں۔

۲۹۔ بجلی کے نسبتاً اونچے نرخ ہماری برآمدات کے مقابلے کے رجحان میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ ہم واپڈا اور KESC سے cheaper bulk and off peak rates پر بجلی مہیا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تا کہ ہمارے صنعتی پیداواری اداروں کو سہولت حاصل ہو۔ نتیجتاً واپڈا اور KESC نے سستی بجلی کے نرخ جاری کر دئے ہیں۔

۳۰ ۔ پاکستان میں کچھ صنعتیں Cluster کی صورت میں مختلف علاقوں میں کام کر رہی ہیں جیسے بجلی کی پنکھوں کی صنعت گجرات میں اور کٹلری (cutlery) کی صنعت وزیر آباد میں ہے۔ اس قسم کے صنعتی Clusters کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے جس کے تحت کچھ مشترکہ استعمال کی services مہیا کی گئی ہیں۔ جہاں ممکن ہوا اس طرح کی مشترکہ سروسز بشمول تربیتی سہولیات bonded warehouses

اورمشترکہ market support فراہم کی گئی ہیں یہ منصوبہ UNIDO کے تعاون سے روبہ عمل ہے اور اس کے لئے EDF سے 2,11,000 ڈالر کا بندوبست کیا گیا ہے۔

۳۱۔ ہماری برآمدی اشیاء کی فروخت Export Promotion Bureau کے لئے یقیناً ایک پیچیدہ عمل ہے۔ ہمارے برآمدکنندگان کو فائدہ دینے کے لئے اس پر خاص اور مسلسل توجہ دی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک بڑا اقدم EXPO Pakistan کی صورت میں 5-2 فروری 2005 تک کراچی میں منعقد ہونا تجویز کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر برآمدی اشیاء کے علاوہ اور دوسری تقریبات (side events) جس میں سیمینارز (seminars) کانفرنسز (conferences) وغیرہ کا انعقاد بھی شامل ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ market mileage حاصل ہو سکے۔ اس طرح کے کامیاب mega event کے لئے بہت زیادہ تیاری کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ سارے سلسلے بخوبی آگے بڑھ رہے ہیں۔

<u>اداروں کی صلاحیت میں اضافہ اور ٹیکنالوجی کی بہتری</u>

۳۲۔ اداروں کو کنسلٹنسی سروس (consultancy services) مہیا کر کے ان کی تکنیکی اور ایکسپورٹ مارکیٹنگ میں اضافہ کے لئے EPB ایک سکیم کے تحت انہیں کنسلٹنسی کی لاگت کا 50 فیصد مہیا کرے گی۔ چمڑے کی مصنوعات اور قالین کے شعبوں میں اس پیکیج کی حد 75 فیصد کردی گئی ہے۔

<u>برانڈ ناموں کا حصول (Brand - name acquisition)</u>

۳۳۔ EPB نے پاکستان کے ایکسپورٹرز کو فارن برانڈ نام کے حصول میں مدد کے لئے ایک سکیم کا آغاز کیا ہے تاکہ ان کی مصنوعات کو بیرونی ممالک میں فروخت کیا جا سکے۔ EPB کنسلٹنسی فراہم کرنے کے لئے 50 فیصد خرچ برداشت کرے گی۔ باقی نصف ایکسپورٹرز برداشت کریں گے۔

پاکستان کی بنی ہوئی منصوعات کا فروغ

۳۴۔ EPB پاکستانی ساختہ مصنوعات کی بیرون ملک میں فروخت کی سہولت کے لئے پر رونق کاروباری علاقوں میں شوروم حاصل کرے گی۔ جس کا نصف کرایہ EPB ادا کرے گا۔ پہلے مرحلے میں دبئی میں یہ سکیم شروع کی جارہی ہے۔

انڈسٹریز کی منتقلی (Relocation)

۳۵۔ ترقی یافتہ ملکوں میں قائم صنعتوں کو کم تر لاگت والے ملکوں میں منتقل کرنے کے لئے EPB مشینری کے باربرداری کرایہ (freight) کا نصف برداشت کرے گی۔

مشترکہ منصوبوں کے لئے امداد

۳۶۔ ٹرانسفر آف ٹیکنالوجی اور مینجمنٹ میں مہارت، اور مشترکہ منصوبوں کی حوصلہ افزائی کے لئے EPB کنسلٹنٹ کی خدمات فراہم کرے گا۔ جس کا نصف خرچ EPB ادا کرے گا۔

مقامی برانڈ اور مارکیٹنگ کی ترقی

۳۷۔ چونکہ مشہور برانڈ نام کی مصنوعات بیرونی ممالک میں آسانی سے فروخت ہوسکتی ہیں اس لئے EPB مصنوعات کو برانڈ ناموں سے مارکیٹ کرنے کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات فراہم کرے گا جس کی نصف لاگت EPB ادا کرے گا۔

مستقبل کے تخمینے

۳۸۔ اب یہاں میں مختصر طور پر اپنے اہداف کے بارے میں بتانا چاہوں گا یعنی رواں سال کی برآمدات اور درآمدات کے ہمارے متوقع اندازے کیا ہیں ہماری برآمدت کا کم از کم ہدف 13.7 ارب ڈالر ہے۔ یہ ہدف پچھلے سال کی اصل برآمدات 12.3 ارب ڈالر سے 12 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

درآمدات کے لئے ہمارا تخمینہ 16.7 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ یہ اہداف اس مفروضے کی بنیاد پر ہیں کہ موجودہ تجارتی ماحول میں کوئی غیر معمولی اتار چڑھاؤ یا کوئی بڑا تعطل پیدا نہ ہوگا۔ GDP کی شرح نمو 6 فیصد اور افراط زر (inflation) اور شرح مبادلہ بین الاقوامی طور پر Competitive رہے گی۔

برآمدی حکمت عملی

۳۹۔ ہماری حکمت عملی دو ترجیحات پر مبنی ہوگی جو ترقی پذیر ملکوں میں برآمدی اضافے کے ثابت شدہ عوامل ہیں۔

(الف) حکمت عملی جو برآمدات کی مقدار اور مالیت بڑھانے پر اثر انداز ہوگی۔

(ب) حکمت عملی جو ہمارے برآمد کنندگان کو ایسا ماحول فراہم کرے جو ان کی توقعات کو موثر انداز میں پورا کر سکے۔

مندرجہ بالا (الف) حکمت عملی کی صورت میں حکومت پاکستان برآمدات میں اضافے کے لئے سہولت فراہم کرے گی۔ جبکہ حکمت عملی (ب) کی صورت میں حکومت پاکستان کو ایسے ماحول کی حوصلہ افزائی کے لئے خود کئی نئے اقدامات لینے ہوں گے۔

ہماری برآمدات کی مقدار اور مالیت بڑھانے میں یہ اقدامات شامل ہیں۔

i۔ برآمدات میں تیزی سے اضافے اور buyer driven foreign direct investment کے ذریعے عالمی منڈیوں میں ہماری بنیادی برآمدی اشیاء کا حصہ بڑھانا۔

ii۔ اپنے برآمد کنندگان کی صلاحیت اور حیثیت کو بڑھانا تا کہ وہ اپنی پیداواری معیار کی بہتری، مقابلے کی استعداد اور value addition حاصل کر سکیں۔

iii۔ مستقبل میں غیر یقینی صورت حال کے اثرات کم کرنے کے لئے برآمدات کی جغرافیائی منڈیوں اور اشیاء میں وسعت حاصل کرنا ہے۔

iv۔ دوطرفہ اور کثیر ملکی منڈیوں تک رسائی کی مسلسل کوشش۔

v۔ OIC ممالک کے ساتھ تجارت میں مسلسل اضافہ۔

vi۔ تجارت اور کاروبار میں value addition کے لئے ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ (human resource development) خصوصاً خواتین کو آگے لانا ہے

vii۔ برآمدات میں مطلوبہ بڑا ہدف حاصل کرنے کے لئے خصوصاً export oriented FDI اور مشترکہ منصوبوں کی نشاندھی۔

بہتر ماحول مہیا کرنے کے لئے ہماری حکمت عملی کچھ اس طرح ہے۔

(i) Export culture کو فروغ دینے کے لئے درج ذیل اقدامات

(الف) برآمدی رجحان کا استحکام۔ اس سے مراد ہے کہ تمام متعلقہ افراد اور اداروں میں برآمدات کی اہمیت کا ادراک ہو

(ب) ایک مثبت معاون اور مسائل حل کرنے کا رجحان ہو۔

(پ) برآمدات کے نفع مند ہونے کی ضرورت کا احساس ہوا

(ت) اور برآمدات میں سہولت اور متعلقہ کارکردگی کے لئے IT &Electronic data processing کا استعمال ہو۔

(ii) کاروبار کی لاگت میں کمی کرنا۔ اور خاص طور پر افسر شاہی کی وجہ سے تاخیر اور رکاوٹوں کو دور کرنا۔ بنیادی دھانچے اور کسٹم (custom) کے معاملات کی سہولیات۔

(iii) مناسب اور بہتر بنیادی ڈھانچہ کی سہولتیں ۔ جس میں Utilities, sewarge اور Telecommunication وغیرہ کی سہولیات شامل ہیں۔

(iv) tariff rationalization کے ذریعے capital investment کی لاگت میں کمی کرنا ہو جس میں خصوصاً ترقیاتی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء کے شعبے اور خدمت کی صنعت شامل ہے۔

(v) پاکستانی مصنوعات پر خریداروں کا اعتماد بڑھانے کے لئے بہتر کوالٹی اور سٹینڈرڈ ز (quality and standards) کا نظام بہتر کرنا۔

(vi) سماجی، ماحولیاتی اور سکیورٹی کمپلائنس (social , environmental and security compliance) کے نظام کو تعاون فراہم کرنا۔

(vii) پاکستان کی کاروبار ساکھ کو بہتر کرنا تاکہ اشیاء اور خدمات فراہم کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی مصنوعات اور اعتبار کو بڑھایا جائے۔

(viii) برآمدات سے متعلق افرادی قوت، مہارت کو ترقی دینا تاکہ پہلے سے موجود برآمدی شعبوں اور FDI کے تحت درمیانی مدت میں قائم ہونے والے شعبوں کی ضرورت پوری کی جاسکے۔

(ix) Intellectual Property Rights کے سلسلے میں عالمی اعتماد میں اضافہ کرنا۔

(x) SME شعبے کو اس طرح ترقی دینا کہ وہ برآمدی اشیاء کے بنانے اور ان کو برآمد کرنے کے قابل ہو سکے۔

۴۰۔ گزشتہ سال کی تجارتی پالیسی مجموعی طور پر مندرجہ بالا حکمت عملی پر مبنی تھی تاہم قومی شعور اور تمام متعلقہ افراد اور اداروں کے مابین بہتر ہمسائیگی پیدا کرنے کے لئے اس حکمت عملی کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

۴۱۔ سال 2004-05 کی ہماری تجارتی پالیسی میں شامل برآمدات کے لئے نئے اقدامات کو مندرجہ بالا تناظر میں پڑھا جائے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2004-05 میں برآمد بڑھانے کے لئے نئے اقدامات

انڈسٹریل اسٹیٹ کی بحالی

۴۲۔ برآمدات میں سہولت کے لئے وفاقی حکومت، صوبائی حکومتوں اور نجی شعبہ کے برآمد کنندگان کے ساتھ مل کر موجودہ انڈسٹریل اسٹیٹ کی بحالی کے لئے کل لاگت کا 50 فیصد دے گی۔ صوبوں کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ 25 فی صد حصہ شامل کریں گے جبکہ ضلعی حکومتیں 10 فیصد اور صارفین 15 فیصد ادا کریں گے۔

آلودہ پانی کی صفائی کا مشترکہ پلانٹ

۴۳۔ آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے مشترکہ افلیونٹ پلانٹس (effluent treatment plants) قائم کئے جائیں گے۔ اس کے لئے وفاقی حکومت 75 فیصد ادا کرے گی بشرطیکہ باقی 25 فیصد صوبائی، ضلعی حکومتیں اور صنعتی ادارے ادا کریں۔

آلودہ پانی کی صفائی کے اندرونی پلانٹ

۴۴۔ آلودہ پانی کی صفائی کے لئے جو ادارہ اپنا پلانٹ لگانے کے لئے درآمدات کرے گا۔ اس پر 5 فیصد ڈیوٹی لی جائے گی۔ مزید یہ کہ اس کے لئے جو قرض لیا جائے گا اس پر EPB زیادہ سے زیادہ 6 فیصد مارک اپ خود برداشت کرے گا۔

کمیونیکیشن سٹی کا قیام

۴۵۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مصنوعات کی برآمد کے فروغ کے لئے اسلام آباد میں ایک کمیونیکیشن سٹی قائم کی جائے گی جس میں آئی ٹی، ٹیلی کمیونیکیشن، میڈیا اور اشتہاری کمپنیوں کو تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

ملبوسات کے شعبہ کے فروغ کے لئے خصوصی پیکیج کا اجراء

۴۶۔ ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ knitted and woven garments کے شعبے کو کوٹہ ختم ہونے کے بعد سخت مقابلے کا سامنا ہوگا۔ اس لئے ہم اس شعبے کو کچھ مراعات دینے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں تا کہ یہ شعبہ موثر طور پر مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔ اس کے علاوہ اہم برآمد کنندگان کی پیداواریت اور مصنوعات کی حد میں اضافے کے لئے EPB اپنے خرچ پر تکنیکی، تجارتی اور مارکیٹ کے لئے سہولیات فراہم کرے گا۔

ہارٹیکلچر مصنوعات کی برآمد

۴۷۔ Value added برآمد بڑھانے کے لئے نجی شعبہ میں کولڈ سٹوریج اور cool chain infrastructure بنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس کے لئے رعائتی بنیادوں پر 6 فیصد مارک اپ EDF سے سرمایہ فراہم کیا جائے گا۔ مزید (Pakistan Horticultur Development and Export Board) تجرباتی بنیادوں پر cool vans فراہم کرے گا۔ یہ سہولت لاہور اور دیگر مقامات پر برآمد کنندگان کی خواہش کے مطابق فراہم کی جائیں گی۔

ہارٹیکلچر مصنوعات کیلئے معیارات میں بہتری

۴۸۔ ہارٹیکلچر مصنوعات (horticulture products) کی برآمدات کے لئے عالمی طے شدہ quality and standards بہت اہم ہیں اس لئے پاکستان ہارٹیکلچر ڈویلپمنٹ اور ایکسپورٹ

بورڈ(PHDEB) پاکستان کے ہارٹیکلچر کی مصنوعات کا معیار بہتر بنائے گا۔ یہ معیار برآمد کنندگان کو از خود بہتر بنانا ہوگا۔ تاہم اس کے لئے اسے کرایہ باربرداری میں سبسڈی دی جائے گی۔

فارماسیوٹیکل مصنوعات کی برآمد میں سہولت

۴۹۔ 1998 سے 2003 تک بیرونی ممالک میں مصنوعات رجسٹر کرانے والی ادویہ ساز کمپنیوں کو 50 فیصد سبسڈی دی جاتی تھی۔ اس سبسڈی کو دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔ اس سکیم میں رجسٹریشن اور USA کے FDA کی سرٹیفکیشن بھی شامل ہوگی۔

ترجیحی برآمدی شعبہ کے لئے ترغیبات

۵۰۔ سات غیر روائتی برآمدی شعبوں یعنی تفریحی آلات، فشریز بشمول شرمپ فارمنگ، ہارٹیکلچر، فرنیچر، جم اور جیولری، فٹ وئیر اور میڈیکل آلات کی ترقی اور لاگت کم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

ترقیاتی شعبوں کے معیار اور حجم میں اضافہ

۵۱۔ ایکسپورٹرز کو مصنوعات کی کوالٹی اور حجم بڑھانے کے مشورہ کے لئے کوالیفائڈ کنسلٹنٹ (qualified consultants) مقرر کئے جائیں گے۔ ان میں مندرجہ ذیل شعبے شامل ہیں:

۱۔ فشریز بشمول جھینگے کی پیداوار

۲۔ ہارٹیکلچر

۳۔ ماربل گرینائٹ

۴۔ فرنیچر

۵۔ جم اور جیولری

۶۔ فٹ وئیر

۷۔ سپورٹس/فرصت کے آلات(sports/ leisure equipment)

۸۔ سرجیکل آلات (surgical instruments)

۹۔ کارپٹ

۱۰۔ IT enabled business

ان کنسلٹنٹ کے اخراجات EDF سے برداشت کئے جائیں گے

تیار فرنیچر (finished furniture) اور گرینائٹ اور ماربل کی مصنوعات کی برآمد پر اندرون ملک سبسڈی

۵۲۔ ملک کے دور دراز علاقوں خاص کر صوبہ سرحد اور بلوچستان سے فرنیچر اور گرینائٹ اور ماربل کی مصنوعات کی برآمد کرنے والوں کو اندرون ملک بار برداری کے لئے 25 فیصد سبسڈی دی جائے گی بشرطیکہ وہ فیکٹریاں برآمدی سمندری بندرگاہ سے 250 کلومیٹر سے زیادہ دور واقع ہوں۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

۵۳۔ پاکستان ملبوسات، فٹ وئیر (footwear)، کھیلوں کے سامان، چمڑے کے ملبوسات، آلات جراحی اور بجلی کے سامان کی برآمد غیر ملکی طلب کے مطابق کرسکتا ہے۔ غیر ملکی خریداروں اور پاکستانی فراہم کنندگان کے درمیان اہم رابطے تلاش کرنے اور سرمایہ حاصل کرنے کے لئے حکام بالا سے درخواست کی جائے گی کہ وہ اپنے بیرونی دوروں میں اس کو focus کریں۔

کمرشل افسران/سفارتی نمائندوں کی علاقائی کانفرنسیں

۵۴۔ پاکستان برآمدات کو افریقہ، وسطی ایشیائی ریاستوں اور شمالی یورپی ممالک میں بہتر بنانے کے

لئے ان ممالک میں کمرشل افسران رسفارتی نمائندوں کی کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔اس کے لئے وزارت خارجہ سے مشورہ کیا جائے گا۔

افریقہ اور وسطی ایشیائی جمہوریاؤں کو 10 ملین ڈالر کی سپلائرز کریڈٹ

۵۵۔ افریقہ اور وسط ایشیائی جمہوریاؤں میں ہماری برآمدات کے لئے منڈیاں بنانے کے لئے 10 ملین ڈالر کا سپلائرز کریڈٹ فنڈ (suppliers credit fund) قائم کیا جارہا ہے۔ یہ فنڈ ان ممالک کو مخصوص اشیاء کی پیداوار کے لئے دیا جائے گا جن کی کریڈٹ rating قابل قبول ہوگی۔

ٹیکسٹائل chain کے لئے سیلز ٹیکس میں سہولت

۵۶۔ تمام برآمدات کے لئے سیلز ٹیکس پر نظر ثانی کی جائے گی۔ تاہم پہلے قدم کے طور پر دھنی ہوئی روئی کو سیلز ٹیکس سے پہلے ہی مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

کرایہ باربرداری میں سبسڈی

۵۷۔ تجارتی پالیسی 03-2002 اور 04-2003 میں کرایہ باربرداری میں جو سبسڈی دی گئی تھی وہ اس مالی سال میں بھی 30-9-2005 تک جاری رہے گی۔

potential exporters کی فرداً فرداً مدد

۵۸۔ ملکی برآمدی بنیاد میں توسیع کے لئے مختلف شعبوں کی نشاندھی کی جائے گی اور EPB ان کی مدد کے لئے ان کے ساتھ افسران منسلک کرے گا جو انہیں برآمداتی مینجمنٹ (export managment) میں مدد فراہم کریں گے۔

ویمن کاروباری طبقہ (women enterpreeneurs) کی حوصلہ افزائی

۵۹۔ ویمن کاروباری طبقہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تاکہ وہ بین الاقوامی نمائشوں میں شرکت کر سکیں۔ اس کے لئے انہیں EPB فنڈز فراہم کرے گا۔

درآمدی مال کی دوبارہ برآمد میں سہولت

۶۰۔ درآمد شدہ سامان کی دوبارہ برآمد پر ویلیو ایڈڈ کی شرط ختم کر دی گئی ہے۔ خشکی کے راستے دوبارہ برآمد پر ڈیوٹی کی ادائیگی بھی ختم کر دی گئی۔ ایسی دوبارہ برآمد پر ایک فیصد وئیر ہاوسنگ سرچارج ری فنڈ کیا جائے گا۔

کمرشل کورٹس کو مضبوط بنانا

۶۱۔ بیرونی صارف کے اعتماد کے لئے تجارتی تنازعات (trade disputes) کو وقت پر حل کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں وزارت قانون کی مشاورت سے کمرشل کورٹس کی کارکردگی مزید بہتر بنائی جائے گی۔

کمپلائنس سافٹ وئیر (compliance software) کا استعمال کرنے والوں کے لئے ترغیبات کی سکیم

۶۲۔ موجودہ غیر محصولاتی رکاوٹیں (non- tariff barriers) صنعتی ممالک کو پاکستانی برآمدات کے لئے خصوصاً کوٹہ کے بعد خطرہ ہیں۔ ایکسپورٹرز کی سہولت کے لئے اور ان کی مقابلہ کرنے کی اہلیت کو بڑھانے کے لئے سافٹ وئیر تیار کر لیا گیا ہے۔ جو ایکسپورٹرز اس سہولت کو استعمال کریں گے ان کو EPB 25 فیصد سبسڈی دیگا۔

کوالٹی کو یقینی بنانے اور Lab accreditation کے میعار پر پورا اترنے میں مدد

۶۳۔ ملک کے اندر بین الاقوامی معیار کی قابل اعتبار ٹیسٹنگ سہولیات کی ترقی کے لئے نجی شعبہ کو 100 فیصد cost of consultancy کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اس کے لئے EPB تحقیق اور ترقیاتی آلات کے حصول کے لئے بنکوں سے رعائتی شرحوں پر سرمایہ حاصل کرنے میں مدد دے گا۔ مذید برآں EPB سرمایہ پر 6 فیصد تک سود ادا کرے گا۔ اور باقی قرض لینے والا ادا کرے گا۔

سماجی اور ماحولیاتی معاملات کے لئے صارف کے خدشات

۶۴۔ غیر ملکی خریداروں کے خدشات دور کرنے والے تمام برآمد کنندگان جو درج ذیل سرٹیفیکیٹ حاصل کریں گے انہیں ای ڈی ایف (EDF) سے سبسڈی دی جائے گی۔

i۔ آئی ایس او۔14000

ii۔ آئی ایس او۔17025

iii۔ ایچ اے سی سی پی (HACCP) سرٹیفکیشن

iv۔ ڈبلیو آر اے پی (WRAP) سرٹیفکیشن

v۔ ای سی او لیبلنگ (Eco labeling)

جاپان کو برآمدات میں اضافہ۔

۶۵۔ جن بڑی منڈیوں پاکستان کی برآمدات میں کمی آرہی ہے وہاں تنزلی کی وجوہات کی نشاندہی اور ان کے حل کے لئے کنٹری سپیفک پروگرام (country specific programme) تیار کیا جائے گا۔ اس سال جاپان سے شروعات کی جارہی ہیں۔ جاپانی ٹریڈنگ ہاؤس کے اشتراک سے کاسٹ شیئرنگ (cost sharing) پر مارکیٹ ریسرچ (market research)، مصنوعات کی نشاندھی اور نتیجتاً جاپان میں joint marketing پر کام کیا جائے گا۔

فارن ٹریڈ انسٹیٹیوٹ آف پاکستان FTIP کو مضبوط کرنا

۶۶۔ فارن ٹریڈ انسٹیٹیوٹ آف پاکستان کو مستحکم کیا جائے گا اس کی استعداد بڑھائی جائے گی اس کو کسی مناسب جگہ اور سہولیات سے آراستہ بلڈنگ میں منتقل کیا جائے گا اور اس ادارے کو ریسرچ اور وقتاً وقتاً کے، تربیتی کورس (periodic refresher cours) منعقد کروانے کا کام سونپا جائے گا۔

پالیسی 2003-04 کے اہم اقدامات

۶۷۔ 2004-05 کی پالیسی کی اہم بات یہ ہے کہ یہ سابقہ پالیسی 2003-04 کے تسلسل میں ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ گزشتہ سال کی پالیسی کی تمام سکیمیں موجودہ پالیسی میں بھی جاری رکھی جائیں۔

نمونوں کی برآمدات

۶۸۔ اس وقت ایکسپورٹر ایسی اشیاء جن کی برآمد پر کوئی پابندی نہیں 10,000 امریکی ڈالر ایف او بی سالانہ کے نمونے باہر بھیج سکتے ہیں۔اب اس کی مالیت کو 25,000 امریکی ڈالر تک بڑھا دیا گیا ہے۔

پوسٹ/کوریئر سروس کے ذریعے گفٹ پارسل

۶۹۔ اس وقت 1000 ڈالر تک کے گفٹ پارسل بھیجنے کی اجازت ہے۔اب اس حد کو بڑھا کر 5000 ڈالر کر دیا گیا ہے۔

برآمدی شعبہ کی سہولیات

۷۰۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ 12 جون تک ایس آر او 554 کے تحت جو ایل سی (LC) کھولی گئی تھیں ان کی درآمدی مشینری کی کلیئرنس کی تاریخ 31 دسمبر 2004 سے بڑھا کر 31 مارچ 2005 کر دی جائے۔

ممنوع اشیاء کی ایچ ایس کوڈنگ (H S Coding)

۷۱۔ برآمد کنندگان کی سہولت کے لئے اور شکوک دور کرنے کے لئے متعلقہ ریگولیٹری آرڈر میں صحیح ایچ ایس کوڈز استعمال کئے جائیں گے۔

پھلوں کی ریٹیل (retail packing) پیکنگ پر مجموعی وزن کا اندراج

۷۲۔ غیر ملکی خریداروں کو ضروری معلومات دینے اور ان کی تسلی کے لئے کہ وہ اپنی رقم کا صحیح بدل پا رہے ہیں فروٹ کی ریٹیل پیکنگ پر مجموعی وزن کا اندراج کیا جائے گا۔

سی آئی ٹی ای ایس (CITES) معاہدہ کے تحت قدرتی ماحول کا تحفظ

۷۳۔ قدرتی ماحول کے تحفظ اور سی آئی ٹی ای ایس کی ذمہ داریاں پورا کرنے کے لئے معاہدہ کے ضمیمہ 3 میں مذکورہ دودھ دینے والے جنگلی جانوروں اور رینگنے والے جانوروں کی برآمد کی اجازت صرف وزارت ماحولیات کے جاری کردہ این او سی (NOC) پر دی جائے گی۔

برآمدات سے متعلق معلومات تک رسائی میں سہولت

۷۴۔ ایکسپورٹ بزنس کی ترقی میں SMEs کی عملی مدد کی خاطر EPB کمپیوٹر، انٹرنیٹ کے رابطے کی سہولت فراہم کرنے کا ایک پراجیکٹ شروع کرے گا۔ یہ سہولت بزنس سپورٹ سنٹرز (business support centres) کے ذریعے فراہم کی جائے گی جو موجودہ ایکسپورٹ انفارمیشن اینڈ ایڈوائیری سنٹرز (Export Information Advisory Centres) جو راولپنڈی ، پشاور، لاہور ، کراچی، مظفر آباد، میر پور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، اسلام آباد، ملتان، فیصل آباد اور کوئٹہ میں قائم کئے جائیں گے اور انٹرنیٹ کیلئے بھی کمرشل معلومات اور data تک رسائی ورلڈ وائڈ ویب (world wide web) پر فراہم کریں گے۔ فائیو سٹار ہوٹلوں اور ہوائی اڈوں پر بیرون ملک کے صارفین کو بھی برآمدات سے متعلق معلومات مہیا ہوں گی۔

مزدوروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کی سکیم

۷۵۔ ملک میں پیداواری محنت میں اضافہ کے لئے سرکاری اور نجی شعبے کے تربیتی اداروں کو جدید مشینری فراہم کی جائے گی۔ مقامی تربیت دینے والوں کی ٹریننگ کے لئے بیرونی ممالک سے تعلیم یافتہ لوگوں کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان کی کریڈٹ سکیم (Credit Scheme)

۷۶۔ گزشتہ سال سٹیٹ بینک آف پاکستان نے طویل المعیاد فکسڈ شرح (Long-term Fixed Rate Financing Scheme) کے تحت قرضہ فراہم کرنے کا آغاز کیا تھا اس میں آج کے اعلان کردہ اقدامات کے لئے بھی قرض فراہم کیا جائے گا۔

پولیسٹر کے شعبہ کے لئے ڈیوٹی ڈرابیک

۷۷۔ CBR نے ہینڈ میڈ فائبر سیکٹر کے لئے ڈیوٹی ڈرابیک کا جو اعلان کیا تھا اس پر نظر ثانی کی جا رہی ہے چند دنوں میں نئی ڈرابیک شرحوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جس کا اطلاق یکم جولائی 2004 سے تصور ہوگا۔

درآمدی شعبہ کے متعلق حکمت عملی

۷۸۔ اس سال کی درآمدی پالیسی کی تجاویز مندرجہ ذیل حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے وضع کی گئی ہیں:

۱۔ آزادی (Liberalization)

۲۔ سہولیات (Facilitation)

۳۔ آسانی (Simplification)، اور

۴۔ باقائدگی (Rationalisation)

ہماری درآمدی پالیسی کا تمام متن مندرجہ بالا اصولوں کی بنیاد پر دوبارہ وضع کیا گیا ہے۔ وزارت تجارت سے تمام اجازت یافتہ اشیاء کی درآمد کے لئے NOC یا خاص اجازت نامہ حاصل کرنے کا طریقہ ختم کر دیا ہے۔ تمام کارخانے اور صنعت میں بیرونی ممالک سے صنعتی منصوبے (Industrial Projects) لانے کی اجازت دے دی ہے تاکہ پاکستان میں کاروبار کرنے کی لاگت کم ہو جائے۔ استعمال شدہ پلانٹس، مشینری اور آلات کی قومی مفاد میں درآمد کرنے کی اجازت اس لئے بھی دی تاکہ کم

لاگت پر فنی مہارت کی منتقلی ممکن ہو۔ یہ تجویز ہے کہ کئی شعبوں کی مخصوص ضروریات استعمال شدہ مشینری کی درآمد سے پوری ہوں۔ تجارت اور صنعت کو سہولت دینے کے لئے موجودہ عارضی درآمدی سکیم (Temporery Import Scheme) کے دائرہ کار کو بڑھایا جائے گا۔ لیکن اس چیز کا خیال رکھا جائے گا کہ مقامی صنعت جو درآمدی مال کے متبادل (import substitution) اشیاء بنانے میں مصروف ہیں ان کے جائز مفادات کو نقصان نہ ہو۔

۷۹۔ کیونکہ صرف تجارتی پالیسی سے ہی مجموعی اقتصادی مقاصد حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ لہذا ایک مربوط لائحہ عمل کو اختیار کیا جا رہا ہے تا کہ حکومت کی تمام اہم اور مجموعی اقتصادی پالیساں بشمول Fiscal اور Monetary Polices آپس میں مستقل بنیاد پر معاون ہوں اس طرح مطلوبہ synergy قومی مقاصد حاصل کرنے کے لئے پیدا کی جائے۔ اس سلسلے میں ٹیکس اور محصولات کی پالیسیوں کو استعمال میں لایا جا رہا ہے تا کہ ہر طرف صنعتی ترقی کا قومی مقصد حاصل ہو۔ ٹیکس اور محصولات کو زرعی صنعت کے شعبوں اور اس سے متعلقہ مشینری اور خام مال پر کم کیا گیا ہے تا کہ ہماری صنعتی بنیاد کو زندہ رکھنے میں مدد گار ہو اور اس کو تیز تر ترقی (growth) پر رکھا جائے۔ ہماری حکمت عملی نے درآمدی ماحول کے بنیادی ڈھانچے میں ضروری تبدیلیاں کی ہیں جو کہ پاکستان کے صنعتی اور اقتصادی مستقبل کے لئے بہترین ثابت ہوں گی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پچھلے سال جولائی۔ مئی کی مدت میں مقامی صنعت میں کیپٹل گڈز (capital goods) کی تیاری کے لئے خام مال کی درآمد میں 37.7 فیصد اضافہ ہوا۔ جب کہ مشینری وغیرہ کی درآمد میں 39.8 فیصد کا اضافہ ہو۔ اسی طرح Consumer goods کے خام مال کی درآمد میں 15.2 فیصد اضافہ ہوا۔ جبکہ Consumer goods کی درآمد میں 17 فیصد اضافہ ہوا۔ صنعتی خام مال کی درآمد کا حصہ جولائی مئی 2003-04 کی مجموعی درآمدات میں 56.70 فیصد رہا۔ capital goods کا حصہ 33.7 فیصد رہا consumer goods کا حصہ صرف 9.6 فیصد رہا manufacturing

اور صنعتی خام مال میں اضافہ مقامی پیداوار کو بڑھانے اور export surpluses کا باعث ہوگا۔ اس طرح درآمدی پالیسی سرمایہ کاری اور برآمدات کے فروغ میں موثر ثابت ہوگی۔ یہ ایک صحت مند رجحان ہے جسے نئے اقدامات کے ذریعہ مزید مضبوط کیا جائے گا یہ تمام اقدامات نجی شعبہ stakeholders اور بین الوزارتی صلاح مشورے سے مرتب کئے گئے ہیں۔

عارضی درآمدی سہولت کے دائرہ کار کو وسیع کرنا

۸۰۔ موجودہ تجارتی پالیسی کے مطابق میں پاکستان میں تیل کی تلاش کرنے والی کمپنیاں اور تعمیراتی کمپنیاں عارضی طور پر استعمال شدہ رخصوصی مشینری اور تعمیراتی آلات درآمد کرسکتی ہیں۔اب اس سہولت کے دائرہ کار کو گیس کمپنیوں، کان کنی کی کمپنیوں ان کے منظور شدہ ٹھیکیداروں اور ذیلی ٹھیکیداروں اور سروسز کمپنیوں تک بڑھایا جارہا ہے۔اس سلسلے میں اب وزارت تجارت سے پیشگی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس سہولت میں تمام استعمال شدہ مخصوص مشینری شامل ہے (علاوہ مسافر لیجانے والی گاڑیاں، ٹرک، بسیں اور 12 ٹن سے کم وزن کے غیر متحرک road rollers۔

(i) سیکنڈ ہینڈ ٹولز اور پروفیشنل آلات ابتدائی تنصیب، مقررہ وقفوں کی مرمت اور منصوبوں کو بہتر بنانے کے لئے عارضی طور پر درآمد کئے جاسکیں گے۔

(ii) جن ممالک کے ساتھ پاکستان کے دوطرفہ یا multi-lateral معاہدے موجود ہیں ان کی کارگو گاڑیوں کو ملک میں داخلے اور واپس جانے کی اجازت ہوگی۔

(iii) ATA Carnet (استنبول کنونشن 1990) کے تحت عارضی طور پر داخلے کے کاغذ جمع کرانے پر عارضی طور پر اشیاء کی درآمد (بشمول ٹرانسپورٹ گاڑیوں) کی اجازت ہوگی۔

(iv) TIR کنونشن کے تحت تمام متعلقہ شرائط پوری کرنے کے بعد مال (بشمول ٹرانسپورٹ گاڑیوں) کی عارضی درآمد کی اجازت ہوگی۔

(v) حکومت,FPCCI یا ایونہائے صنعت وتجارت کی منعقد کردہ نمائشوں اور میلوں میں نمائش کے سامان کی عارضی طور پر درآمد کی اجازت ہوگی ۔مقررہ ڈیوٹی کی ادائیگی پر give way کی بھی اجازت ہوگی۔

(vi) قالینوں، کھیلوں کی اشیاء اور آلات جراحی وغیرہ کی پاکستان میں مرمت کے لئے مشینری کی عارضی درآمد کی اجازت ہوگی۔

بیگیج (baggage)، گفٹ (gift) اور ٹرانسفر آف ریذیڈنس (Transfer of residence) سکیم کے تحت گاڑیوں کی درآمد

۸۱۔ اس وقت سمندر پار پاکستانی گفٹ سکیم کے تحت گاڑیاں درآمد کر سکتے ہیں۔اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ انہوں نے روانگی سے قبل بیرون ملک 6 ماہ کا قیام رکھا اور کم از کم 700 دن باہر رہے۔اب انہیں وہاں سے روانگی کی تاریخ سے قبل کم از کم 700 دن گزشتہ 3 سال میں مدت قیام ظاہر کرنا ہوگا۔ان سکیموں میں اب ٹریکٹر بھی شامل کر دئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ زرعی شعبے کی حوصلہ افزائی کے لئے ٹریکٹر، بلڈوزر، laser land levellers اور hcombined arvestors بھی گفٹ سکیم اور TR Scheme میں شامل کئے جارہے ہیں۔گفٹ سکیم کے قوانین ان اشیاء کے درآمد کی ہر سال اجازت کے لئے نرم کئے جارہے ہیں۔

موٹر سائیکلوں کی CKD درآمد

۸۲۔ اس وقت وزارت صنعت و پیداوار کے deletion programme کے تحت صرف منظور شدہ assemblers کو موٹر کاروں، دیگر گاڑیوں، ٹرکوں اور بسوں کے لئے CKD کٹس درآمد کرنے کی اجازت ہے۔اب منظور شدہ assemblers کو موٹر سائیکلوں کی CKD کٹس کی درآمد کی بھی اجازت ہو گی تاکہ صارفین کو معیاری اور محفوظ موٹر سائیکل دستیاب ہوسکیں۔

ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز

۸۳۔ (i) تمام یونٹس جو EPZ میں کام کر رہے ہیں وہ بیرونی ممالک اور اپنے ملک کے محصولاتی علاقوں سے EPZA قوانین اور طریقہ کار کے مطابق اشیاء خرید سکتے ہیں۔

(ii) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کے لئے درآمد کردہ یا نصب شدہ مشینری کو EPZ اتھارٹی کی اجازت سے فروخت یا دیگر مقامات پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قطع نظر کہ وہ مشینری پرانی ہے یا نئی اور وہ کتنے عرصے تک نصب رہی ہو بشرطیکہ عام حالات میں اس کی درآمد کی اجازت ہو۔

(iii) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون میں کام کرنے والے یونٹ اپنی پیداوار کا 20 فیصد ملک کے ٹیرف ایریا میں فروخت کر سکیں گے اور باقی 80 فیصد انہیں دیگر ممالک کو برآمد کرنا ہوگا۔

(iv) پراسیسنگ زون میں قائم گودام صرف وہ درآمد شدہ خام مال ٹیرف ایریا میں فروخت کر سکیں گے جس کی اجازت حکومت پاکستان وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے دے گی۔

(v) EPZ میں کام کرنے والے ادارے اپنی wastes اور خالی ڈرم اور ڈبے ملک کے محصولاتی ایریا میں اس شرط پر بیچ سکتے ہیں کہ ان کی فروخت کی مالیت ادارے کی سالانہ برآمدات کی FOB مالیت کا 3 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ علاوہ ازیں ان اشیاء کی فروخت پر محصولات اور duties کی ادائیگی عام شرح سے کرنی ہوگی۔

جانوروں کے fur کی درآمد

۸۴۔ چمڑے کے ملبوسات کے شعبے کی سہولت کے لئے جانوروں کی ایسی fur جس کی بین الاقوامی معاہدہ کے تحت درآمد پر پابندی نہیں ہے پاکستان میں بھی اس کی درآمد کی اجازت دی جا رہی ہے۔

کاٹن waste کی درآمد کی اجازت

۸۵۔ کاٹن ویسٹ کی درآمد پر سے پابندی اٹھائی جا رہی ہے

اسلحہ کی تجارتی درآمد

۸۶۔ غیر ممنوعہ بور کے ہتھیاروں کی کمرشل درآمد پر سے پابندی ختم کر دی جائے گی بشرطیکہ درآمد کنندگان وزارت داخلہ کی منظوری حاصل کریں اور لیٹر آف کریڈٹ کھولنے والے بنکوں کی category pass book مکمل رکھیں۔

چھالیہ (betel nuts) کی درآمد

۸۷۔ صحت کے خطرات کو کم کرنے کے لئے چھالیہ برآمد کرنے والے ملکوں کو سرٹیفکیٹ دینا ہوگا کہ برآمد کی جانے والی چھالیہ ابیماری سے پاک ہے اور انسانی استعمال کے قابل ہے۔

منصوبوں کی منتقلی کی سکیم

۸۸۔ باہر سے پراجیکٹ پاکستان میں منتقل کرنے کی اجازت صرف چند صنعتی اداروں کو تھی۔ اب اس سکیم میں تمام شعبے شامل کر لئے گئے ہیں۔ ان پراجیکٹس کے فاضل پرزہ جات Regular Inventory List بھی قابل درآمد ہوں گے۔ پراجیکٹ مشینری اور آلات چاہے مقامی طور پر بھی بنتے ہوں قابل درآمد ہوں گے بشرطیکہ بین الاقوامی تسلیم شدہ پری شپمنٹ انسپکشن کمپنی (PSI) اس بات کا سرٹیفکیٹ دے کہ مشینری اچھی حالت میں ہے اور کم از کم دس سال تک قابل استعمال رہ سکتی ہے۔ یہ سہولت آرمز اور ایمونیشن سیکٹر، تابکاری مواد، دھماکہ خیز مواد، کرنسی نوٹ اور سکے، سکیورٹی پرنٹنگ اور شراب بنانے والی مشینری پر نہیں ہوگی۔

کارگو ہینڈلنگ (cargo handling) کے آلات

۸۹۔ مندرجہ ذیل اداروں کو استعمال شدہ مخصوص آلات کی درآمد کی اجازت حاصل ہوگی۔ پاکستان میں کام کرنے والی فضائی کمپنیاں، ائیر پورٹ Authorities منظور شدہ گراؤنڈ ہینڈلنگ ایجنسیز (approved ground handling agencies) اور بندرگاہوں اور ڈرائی پورٹ Authorities کسٹم بارڈر پوسٹس پر agencies operating border crossing infrastructure اور operators of inland container depot، تاہم ایسے آلات کی درآمد سے پہلے مصدقہ بین الاقوامی Pre Shipment Inspection Company سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا کہ یہ آلات اچھی حالت میں ہیں اور آئندہ کم از کم دس سال تک قابل استعمال رہیں گے۔ ان میں mobile, mobile airconditioning vans, truck mounted gorund power generating equipment,cranes, fork lifters اور حفاظتی Compliance کے آلات شامل ہیں۔ ان میں سواری والی گاڑیاں شامل نہیں ہیں۔

تعمیراتی، کان کنی اور پٹرولیم کے شعبوں کے لئے استعمال شدہ مشینری کی درآمد

۹۰۔ تعمیراتی، کان کنی، تیل و گیس اور پٹرولیم کی تلاش اور پیداوار کے شعبوں کے لئے استعمال شدہ پلانٹ، مشینری اور آلات کی درآمد کی اجازت ہوگی۔ ان آلات میں سواری والی گاڑیاں، ٹرک اور 12 ٹن سے زیادہ گنجائش والے غیر متحرک road rollers شامل نہیں ہیں۔ مذکورہ شعبے جو مزید استعمال شدہ مشینری اور آلات درآمد کر سکتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں Super swinger truck conveyors, mobile canal lining equipment, mobile tunneling equipment, mobile concrete pumps, transit mixers, asphalt plants جو 150 ٹن سے زیادہ گنجائش والے ہوں، concrete placeing trucks, asphalt pavers, semi dump trailers اور dump

trucks جو 5 ٹن سے زیادہ گنجائش والے ہوں۔ان پلانٹس، مشینری اورآلات کی درآمد کے لئے یہ شرط ہوگی کہ کسی بھی PSI کمپنی سے یہ سرٹیفیکیٹ حاصل کیا جائے کہ یہ اشیاءآئندہ دس سال تک کارآمد رہیں گی۔

استعمال شدہ بوائلرز (boilers) کی کارآمد عمر میں رعایت

۹۱۔ پرانے بوائلرز کی درآمد کی اجازت دی جا رہی ہے بشرطیکہ منظور شدہ پی ایس آئی کمپنی سرٹیفیکیٹ دے کہ یہ بوائلر استعمال کے لئے محفوظ ہیں اور مزید 10 سال تک قابل استعمال رہ سکتے ہیں۔

چنداستعمال شدہ(second hand) آلات ارمشینری کی درآمد پر پابندی کا خاتمہ

۹۲۔ مندرجہ ذیل استعمال شدہ آلات کی درآمد پر سے پابندی اٹھائی جا رہی ہے۔

۱۔ صنعتی ڈرائی کلیننگ مشین

۲۔ خودکار اشیاء یعنی ڈاک ٹکٹ کے لئے وینڈنگ مشین ، خوراک اور مشروبات اور منی چینجنگ کے لئے وینڈنگ مشین۔

۳۔ برقی مقناطیس، مستقل مقناطیس اور وہ اشیاء جو magnetize کرنے کے بعد مستقل مقناطیس بن جاتی ہیں۔

۴۔ لیبارٹری کے مخصوص lenses , prisms ، آئینے اور دیگر آلات۔

۵۔ آپٹیکل ٹیلی سکوپ،اور دیگر فضائی جائزے کے آلات

۶۔ 5 سی جی وزن کرنے کی حساس مشینیں۔

۷۔ ہائیڈرومیٹر (hydrometers) اور اسی جیسے floating آلات، پائرومیٹرز (pyro meters) ،بیرومیٹرز (barometers) ، ہائیگرومیٹرز(hygrometers) اور سائیکو میٹرز(psychometers)۔

ٹیکسٹائل صنعت کے خصوصی استعمال کے لئے استعمال شدہ موبائل ٹرالیز (mobile trollies)

۹۳۔ wet processing ٹیکسٹائل انڈسٹری میں کام آنے والی استعمال شدہ خودکار مخصوص موبائل ٹرالی کی درآمد پر سے پابندی ہٹائی جارہی ہے۔

سٹین لیس سٹیل سکریپ کو دوبارہ پگھلانے کے لئے درآمد کی اجازت

۹۴۔ مقامی انڈسٹری کو سٹین لیس سٹیل کے سکریپ کو دوبارہ پگھلانے کے لئے درآمد کی اجازت دے دی گئی ہے ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

seconds and cutting in the form of coils /circles of AISI-200,AISI-300 اور AISI-400۔

عطیات کی درآمد کی اجازت

۹۵۔ آگ بجھانے والی استعمال شدہ گاڑیاں/فائرٹینڈرز جو بلا معاوضہ میونسپل اداروں کو عطیہ کی جائیں قابل درآمد ہوں گی۔ انکم ٹیکس آرڈیننس کے تحت خیراتی اداروں کے طور پر رجسٹرڈ ادارے عطیہ کی گئی استعمال شدہ ایمبولینس گاڑیاں درآمد کرسکیں گے۔ بشرطیکہ تاہم یہ equipment پانچ سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں۔

خوردنی اشیاء کی شیلف لائف (shelf life)

۹۶۔ اس وقت اشیائے خوردنی کی درآمد کی اجازت اس شرط پر ہے کہ ان کی شیلف لائف کم ازکم 50 فیصد یا 6 مہینے ہو (دونوں میں سے جو بھی کم ہو) اب صارفین کی فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے شیلف لائف کی مطلوبہ مدت کو 75 فیصد تک بڑھایا جارہا ہے۔

Rerollable steel scrap کی تشریح

۹۷۔ درآمدی سطح پر تجارتی تنازعات ختم کرنے کے لئے rerollable steel scrap کی تشریح پر نظرثانی کی جارہی ہے۔

Non sterilized surgical needles اور syringes کی درآمد کو باقاعدہ بنانا

۹۸۔ Non sterilized surgical needles اور syringes کی درآمد کی اجازت صرف ان صنعتی اداروں کو ہوگی جو پہلے سے ان اشیاء کو value added، فائنل اور finished مصنوعات میں بدلنے کا کام کررہے ہوں۔

آلودہ خون کے نمونوں کی درآمد کو باقاعدہ بنانا

۹۹۔ وزارت صحت کی سفارش پر ایچ آئی وی، یرقان یا دیگر وائرس زدہ خون کے نمونے مقامی لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے درآمد کرنے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ مندرجہ ذیل شرائط پوری کی جائیں۔

۱۔ درآمد کرنے والی لیبارٹری وزارت صحت سے باقاعدہ منظور شدہ ہو۔

۲۔ لیبارٹری میں کوالیفائڈ سٹاف ہو اور جدید ترین آلات موجود ہوں تاکہ بائیوسیفٹی تدابیر اور آلودہ کوڑے کو محفوظ طریقے سے ضائع کرنے اور دیگر مناسب حفاظتی اقدامات کا انتظام ہو۔

۳۔ ان نمونوں کی درآمد وزارت صحت کے بائیوسیفٹی کے مقررہ اصولوں کے تحت ہوگی۔

جانوروں وغیرہ کی درآمد

۱۰۰۔ زندہ جانوروں کے semen اور embryo کی درآمد وزارت خوراک وزراعت کے محکمہ میرین فشریز ڈیپارٹمنٹ کے قواعد کے تحت ہوگی۔

۱۰۱۔ اسی طرح مرچوں، سیبوں، ترشاوا پھل اور دیگر تازہ اور خشک پھلوں کی درآمد، وزارت خوراک وزراعت کے پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے سرٹیفکیٹ پر ہوگی کہ یہ اشیاء بیماری سے پاک ہیں۔

پودوں وغیرہ کی درآمد

۱۰۲۔ ہر قسم کے پودوں کی درآمد وزارت خوراک و زراعت کے پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ اور فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ایجنسی کے فائٹو سینٹری قواعد کے تحت ہو سکے گی۔

کیمیکل precursors کی درآمد

۱۰۳۔ لائسنس یافتہ فارماسیوٹیکل کمپنیوں کے علاوہ جو کمپنیاں precursors کیمیکلز درآمد کرنا چاہتی ہیں ان کے لئے وزارت صحت سے NOC لینے کی شرط ختم کردی جائے گی۔ تاہم غیر لائسنس یافتہ ادویات کی کمپنیوں کی طرف سے ایسے کیمیکلز کی درآمد بدستور نارکوٹکس کنٹرول ڈویژن کے ضابطوں کے تحت ہوگی۔

۱۰۴۔ میں اپنی تقریر کو اس بات پر ختم کروں گا کہ اس تجارتی پالیسی نے تمام ممکن ادارہ جاتی فریم ورک اور قابل عمل ماحول فراہم کر دیا ہے جس سے تاجر برادری اپنی کارکردگی میں اضافہ کر سکتی ہے۔ یہ کوشش اس بات کی مظہر ہے کہ سرکاری اور نجی شعبہ کا اشتراک قومی اقتصادی مقاصد کے حصول کے لئے بہت اہم ہے۔

۱۰۵ حکومت کا کردار ایک Catalyst کا ہے جو تاجروں اور برآمد کنندگان کو مہمیز دیتا ہے تا کہ وہ زیادہ آگے بڑھ سکیں۔ بیرونی محاذ پر ہم bilateral, regional اور multilateral طریقے سے مارکیٹ تک رسائی پر توجہ دے رہے ہیں۔

۱۰۶۔ مجھے یقین ہے کہ ہم صحیح سمت کی طرف جا رہے ہیں اور آئندہ سال کے لئے پُر امید ہیں۔ آئیں ہم سب ملکر آئندہ نسلوں کے فائدہ کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں۔ برآمد ایک قومی مقصد ہے اور ہمیں اسے ایک قومی تحریک بنانا ہے۔